قادیان سے تفسیر نویسی کی دعوت

اور

ہماری قبولیت پر راہِ فرار

"اہلحدیث" مورخہ ۲۱۔ اگست ۲۵ء میں ناظرین نے ایک مضمون دیکھا ہوگا کہ خلیفہ قادیان نے علماء دیوبند کو بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی تھی پھر یہ دعوت تمام غیر احمدی علماء کو شامل کردی تھی۔ جس پر میں نے اس دعوت کی قبولیت کا اظہار کیا تھا اور بلا کسی شرط کے لکھدیا تھا کہ امرتسر میں جہاں مرزا صاحب نے مباہلہ کیا' تفسیر نویسی اور معارف نمائی کا مقابلہ کرلو۔

اس کے جواب میں خلیفہ صاحب تو جیسا گمان تھا اپنے باپ کی سنت کے ماتحت خاموش ہوگئے۔ اڈیٹر "الفضل" قادیان نے چند فقرے لکھے ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بادل ناخواستہ لکھے گئے ہیں۔ پہلے تو علماء دیوبند کو مخاطب کرکے کہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کو اپنا وکیل بنائیں۔ مولوی ثناء اللہ کو بھی چاہئے کہ علماء دیوبند کی طرف سے جو ہمارے اصل مخاطب ہیں وکالت نامہ حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اس لئے میں اس کے جواب میں بآواز بلند کہتا ہوں کہ چونکہ

"تعلیمی حیثیت سے میں بھی دیوبندی ہوں"

اسلئے مجھے کسی کے وکیل بنانے کی ضرورت ہے نہ وکیل بننے کی حاجت۔ بلکہ یہ شعر میرے حق میں ہے ؎

میانجی نی شاہ آزادہ ٔ فرزندی نے فرستادہ ٔ

دوسری بات "الفضل" نے میرے حق میں لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۲۵ء

میں لکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نہ علوم ظاہری کے عالم ہیں اور نہ کسی باطنی درجہ کے مدعی ہیں۔ اس لئے انہیں اختیار ہوگا کہ اپنا شبہ دور کرنے کیلئے وہ بالمشافہ یہ تفسیر نویسی کرنا چاہتے ہیں تو قادیان میں تشریف لے آئیں۔ ان کے تمام اخراجات مناسب ہم ادا کرینگے۔ اور اگر کسی قسم کی جانی یا مالی حفاظت کی ذمہ داری بھی وہ ہم پر عائد کرینگے تو اس کیلئے بھی ہم تیار ہیں۔ ورنہ مناسب انتظام کے ساتھ قرعہ اندازی ہونے کے بعد وہ اپنی جگہ قرآن شریف کے ان تین رکوع کی تفسیر لکھیں جو قرعہ اندازی سے منتخب ہونگے اور حضرت خلیفۃ المسیح اپنی جگہ انہی منتخب شدہ تین رکوع کی تفسیر لکھیں۔ اور پھر یہ دونوں تفسیریں مساوی خرچ کے ساتھ یکجا کر کے شائع کیجائیں۔" (الفضل ۱۰ ستمبر ۲۵ء ص)

الجواب ناظرین ان چند فقروں کو بغور ملاحظہ فرمائیں کہ لکھنے والا گھبراہٹ سے لکھتا ہے یا اطمینان قلب سے۔ پہلے تو یہ لکھا ہے "اپنا شبہ دور کرنے کیلئے وہ بالمشافہ تفسیر نویسی کرنا چاہتے ہیں" پھر اس کی ایک صورت یہ لکھی ہے کہ قادیان میں آکر سامنے لکھیں۔ مگر دوسری صورت کیسی نامعقول ہے کہ "وہ (مولوی ثناء اللہ) اپنی جگہ لکھیں اور خلیفہ صاحب اپنی جگہ"۔

بھلا جب حال میں رفع شبہ کے لئے ہی یہ دوسری صورت تم نے بتائی ہے تو کیا اس صورت میں جو اپنی اپنی جگہ بیٹھکر لکھینگے وہ شبہ (کہ کسی دوسرے کی مدد سے نہ لکھی ہو) دور ہو سکتا ہے؟ اسی لئے ہماری منظوری سے خدا جانے قادیان میں کیا رعب چھایا کہ خلیفہ صاحب بہ نفس نفیس چھپ گئے۔ اور اڈیٹر صاحب بذات خود بہک گئے۔ سچ ہے ؎

نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

لطیفہ شیخ سعدی مرحوم نے لکھا ہے کہ کسی شخص نے دنیا میں اپنے احمق ہونے کا اعتراف نہیں کیا، مگر وہ شخص بزبان حال اپنے احمق ہونے کا اعتراف کرتا ہے جو دو کی بات میں دخل دیتا ہے۔ خلیفہ قادیان نے چیلنج دیا۔ ہم نے اُس کو

منظور کیا۔ اس کا جواب الجواب خلیفہ کی طرف سے چاہئے تھا۔ مگر وہ خاموش رہے اور بیچ میں ایک تیسرا شخص بقول شیخ موصوف حماقت کا اعتراف کرنے کو بول پڑا۔ اس لئے اس بارے میں آئیندہ ہم ایسے اقراری لوگوں کو جواب نہ دینگے۔

"لیس کل خطاب یستحق الجواب" (اہلحدیث ۲۵ ستمبر ۲۵ء)

{اس کا جواب "الفضل" قادیان مورخہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں نکلا۔ جس کا جواب الجواب "اہلحدیث" مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۲۵ء میں دیا گیا جو درج ذیل ہے}

خلیفہ قادیان معارف قرآنیہ لکھنے کو سامنے نہیں آتے

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں!
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ناظرین "اہلحدیث" مورخہ ۲۱۔ اگست ۲۵ء میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ خلیفہ قادیان میاں محمود صاحب نے علماء دیوبند کو بالمقابل تفسیر القرآن پر از معارف لکھنے کا چیلنج دیا تھا۔ خاکسار (ابوالوفاء) نے ۲۱۔ اگست کے "اہلحدیث" میں صاف لفظوں میں اس چیلنج کی منظوری دی کہ "آپ بلا شرط امرتسر میں آکر تفسیر لکھیں"۔ اس کا جواب قادیانیوں کی طرف سے ملا کہ ہم نے دیوبندیوں کو دعوت دی ہے۔ اس کے جواب میں "اہلحدیث" مورخہ ۲۵۔ ستمبر ۲۵ء میں ایک مضمون لکھا۔ جس میں میں نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے میں بھی دیوبندی ہوں۔ اس لئے میں حق رکھتا ہوں کہ دیوبندی جماعت کی طرف سے اس چیلنج کو قبول کروں۔ پس آپ ضرور آئیے

اس کے جواب میں آنا جانا تو کیا تھا "الفضل" نے خلیفہ کی جانب سے ایک مضمون شائع کیا کہ صاحب! آپ کیوں دخل دیتے ہیں اصل مخاطب تو ہمارے علماء دیوبند ہیں۔ تعلیمی حیثیت سے دیوبندی مراد نہیں بلکہ عقائد کی حیثیت سے مراد ہے' آپ تو اہل حدیث ہیں دیوبندی نہیں۔ ہاں اگر آپ دیوبندیوں کی طرف سے